محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ۔

(جامع ترمذی ۔ ابواب الاشربۃ ۔ باب ما جاء ان الایمنین احق بالشرب)

حضرت انس مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا، جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی بیٹھا تھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر تشریف فرما تھے۔ حضور نے پہلے خود دودھ پیا، پھر اعرابی کو دیا، اور فرمایا، دائیں جانب سے شروع کرو، دائیں جانب سے شروع کرو۔

اسلام اونچ نیچ یا ذات پات کا قائل نہیں ہے، نہ وہ کسی کو بلا وجہ تکریم یا تخصیص کا مستحق گردانتا ہے، نہ کسی کی توہین یا تذلیل کرتا ہے، نہ کسی کو بلا سبب کسی پر ترجیح دیتا ہے۔ وہ انسانیت کا دین ہے، اس کے کچھ اصول ہیں اور کچھ قواعد اور قوانین ہیں، جن کو وہ ہر موقع پر لائق عمل اور قابلِ اتباع قرار دیتا ہے۔ اس کی نظر میں گورے کو کالے پر، عربی کو عجمی پر، آقا کو غلام پر اور مالک کو مزدور پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ اس نے انسان کی جانچ پرکھ اور اس کے اکرام و احترام کا ایک پیمانہ مقرر کر رکھا ہے، جو شخص اس پیمانے پر پورا اترتا ہے، وہ اس کے نزدیک اوّلیت کا مستحق ہے۔

اس حدیث کو دیکھیے، یہ حدیث چند الفاظ پر مشتمل ہے، لیکن اس میں ایک نہایت عمدہ بات کی وضاحت کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی صحابی نے دودھ پیش کیا، جس میں پانی کی آمیزش تھی، اس وقت بارگاہِ رسالت میں جو لوگ حاضر تھے، ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ایک اعرابی بھی تھا، جسے بدو، دیہاتی یا گنوار کہا جاتا ہے۔ اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور کے بائیں جانب بیٹھے تھے اور بدو یا دیہاتی دائیں جانب تھا۔ آپ نے دودھ پیا۔ اس کے بعد حاضرینِ مجلس میں اسے تقسیم کرنا شروع فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے دودھ بدو کو دیا،

کیوں کہ وہ آپ کے دائیں جانب بیٹھا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بعد میں دیا، اس لیے کہ وہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے۔ ساتھ ہی آپ نے زور دے کر دو مرتبہ فرمایا، دائیں جانب سے شروع کرو، دائیں جانب سے شروع کرو۔

یہ حدیث اپنے الفاظ، معنی اور مفہوم میں بالکل واضح ہے۔ یعنی اس میں صراحت کے ساتھ اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ آپ مجلس میں کوئی چیز تقسیم کرنے لگیں تو دائیں طرف سے شروع کریں۔ وہ چیز کھانے پینے کی ہو یا کسی اور استعمال میں آنے والی ہو۔!

تقسیم کرتے وقت یہ ہرگز نہ دیکھنا چاہیے کہ بائیں جانب کوئی بڑی شخصیت تشریف فرما ہے اور دائیں طرف کوئی کم حیثیت کا آدمی بیٹھا ہے، لہٰذا پہلے بڑے کا حق بنتا ہے، نہیں! اس میں بڑے چھوٹے کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ اندازہ فرمایئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مجلس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے ہیں جو ذاتی طور پر بھی بہت بڑی حیثیت کے مالک ہیں، اسلامی معاشرے میں بھی ان کا مرتبہ بہت بلند ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی ان کو انتہائی قدر و منزلت حاصل ہے اور آپ ان کو بے حد احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ دوسری طرف ایک اعرابی اور بدو بیٹھا ہے، جو ظاہر ہے، اس مرتبے کا حامل نہیں ہے، لیکن کوئی چیز تقسیم ہوتی ہے تو آنحضرتؐ اس بدو کو پہلے عنایت فرماتے ہیں اور صدیق اکبر کی باری بعد میں آتی ہے۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ بدو، آپ کے دائیں جانب بیٹھا ہے اور صدیق اکبر بائیں جانب ہیں۔! پھر حضور، ارشاد فرماتے ہیں کہ الایمن فالایمن!! دائیں جانب سے شروع کرو! دائیں جانب سے شروع کرو۔!!

ہمارے معاشرے میں عام طور پر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ تقسیم اشیا کے وقت دائیں بائیں کا خیال نہیں رکھتے، بلکہ شخصیت کا خیال رکھتے ہیں اور اس طرف سے شروع کرتے ہیں، جس طرف معاشرتی اعتبار سے کوئی بڑا آدمی بیٹھا ہو۔ یہ بات اسلامی آداب و اخلاق کے منافی ہے۔ اسلامی طریقہ یہ ہے، جس پر خود آنحضرتؐ نے عمل کر کے دکھایا کہ دائیں جانب سے کوئی چیز دینا شروع کیجیے، اگرچہ اس طرف معاشرتی لحاظ سے کوئی کم حیثیت کا آدمی بیٹھا ہو۔